

بھوت طوطا اور شہزادہ

ہے تو مشکل ہی مگر کیوں نہ سناتا جاؤں
آئیے آپ کو ایک بات بتاتا جاؤں

جب کسی ملک میں بے فیض حکومت آئے
وسط کے لوگ بھی افلاس میں ڈھل جاتے ہیں

ایسے ماحول میں تعلیم بھی گھٹ جاتی ہے
گاؤں اور شہر جہالت میں پھسل جاتے ہیں

عام سے لوگ تو رہ جاتے ہیں پس کر لیکن
جو ذرا خاص ہوں باہر کو نکل جاتے ہے

ہر برائی ہی جہالت کا عصا لیتی ہے
گویا اس حال میں تحسین بقا لیتی ہے

اور پھر خوف ہر اک دل میں پنپ لیتا ہے
ایسے ماحول میں ایک بھوت جنم لیتا ہے

ایسا اک بھوت جو ہر چیز کو کھا سکتا ہے
شہر در شہر کو مٹی میں ملا سکتا ہے

گویا اک بات ہے بچوں کی کہانی والی
چرخہ چاند گھماتی ہوئی نانی والی

جس میں اک خوف کا پہرہ ہے کسی وادی پر
کیونکہ اک بھوت نے قبضہ کیا شہزادی پر

اور شہزادہ چھڑانے میں لگا رہتا ہے
اپنے محبوب کو پانے میں لگا رہتا ہے

کوئی کہتا ہے کہیں دُور ہے طوطا کوئی
اور اس بھوت کی چابی ہے اسی میں کھوئی

اُس کو مارو گے تو یہ بھوت بھی مر جائے گا
سانس رُک جائے گی اور جاں سے گزر جائے گا

پھر وہ شہزادہ اسی دھُن میں روانہ اک دن
ڈھونڈ لیتا ہے وہ طوطے کا ٹھکانہ اک دن

بڑھ کے طوطے کو وہ گردن سے پکڑ لیتا ہے
اپنے ہاتھوں کے شکنجے میں جکڑ لیتا ہے

اُس طرف ایک پرندہ ہے جو مر جاتا ہے
اِس طرف بھُوت جو ہے جاں سے گزر جاتا ہے

یوں وہ شہزادہ محبت کو بچا لیتا ہے
شہر کو خوف کے پہرے سے چھڑا لیتا ہے

اے مرے دیس کے مظلوم بچارے لوگو
دہشت و رشوت و افلاس کے مارے لوگو

معجزہ ہے تو اسے کر کے دکھانا ہوگا
خود کو اقوام کی ترتیب میں لانا ہوگا

ہے تو مشکل ہی مگر فرض نبھانا ہوگا
یعنی اس طوطائے رشوت کو مٹانا ہوگا

ورنہ جو بھُوت ہے دہشت کا وہ پل جائے گا
ملک کیا چیز ہے نخلے کو نکل جائے گا

حرفِ پیچیدہ کو آسان بناتا جاؤں
یعنی اس راز سے پردے کو ہٹاتا جاؤں

ہم میں ہر ایک ہی یہ بھوت ہے اور طوطا بھی
سب ہیں مظلوم مگر داخل سمجھوتہ بھی

اس فسانے میں جو شہزادی ہے خوشحالی ہے
وہ ابھی قید ہے گویا کہ زبوں حالی ہے

اور جس روز بھی رشوت کا مداوا ہوگا
دستِ دہشت بھی نگوں اس کے علاوہ ہوگا

ایک سائیں ہوں جو دکھتا ہے لکھے جاتا ہوں
آپ سے ایک گزارش ہے کیے جاتا ہوں

جتنا ممکن ہو اجالے یا کنارے بنیے
بے دھیانی میں نہ رشوت کے سہارے بنیے

یوں نہ اس لشکرِ ظلمت کے پیادے بنیے
اس کہانی میں فقط شاہ کے زادے بنیے
